مراسلت / ردِ عمل

محمد اسلم رانا (لاہور)

"شمارہ جنوری [۱۹۹۴ء] کے ٹائٹل پیج پر صلیب کی اشاعت کسرِ صلیب کے اسلامی عقیدہ سے متصادم ہے۔ —— جناب خلیل ملک جن کا مضمون شائع کیا گیا ہے، کیا جانیں کہ پاکستان کی مسیحی اقلیت ہر لحاظ سے خوش حال اور فارغ البال ہے۔ مسیحیوں میں صفائی سے متعلق طبقہ بظاہر شکستہ حال معلوم ہوتا ہے، حالانکہ یہی لوگ خوب متمول ہیں۔ جاگیرداروں اور سندھی و بلوچی وڈیروں کے ہاں کام کرنے والے مسلمان، مسیحیوں سے شاید زیادہ مظلوم و مقہور ہوتے ہیں۔ صفحہ ۲۵ پر جناب محمد اسماعیل قریشی کے مضمون کی سطور ۱۲، ۱۳ محل نظر ہیں۔ تورات کے قانونِ موسوی میں پیغمبرانِ قبل از مسیح کی توہین کی سزا سنگساری مفقود ہے۔ اس طرح انجیل میں بھی یسوع مسیح کی اہانت کی سزا، سزائے موت کا کوئی مذکور نہیں۔"

ماہنامہ "کلام حق"

[عالمِ اسلام اور عیسائیت" میں دو تین بار بحیرۂ مردار کے طوماروں پر اظہار خیال کیا گیا ہے۔ ماہنامہ "کلام حق" (گوجرانوالہ) کے ایک مضمون میں "عالمِ اسلام اور عیسائیت" بابت ستمبر ۱۹۹۳ء کے مندرجات پر گرفت کرتے ہوئے ایک بار پھر بحیرۂ مردار کے طوماروں کے بارے میں مسیحی متادوں کا Projected نقطۂ نظر پیش کیا گیا ہے، تاہم مضمون کے آخر میں یہ "دلچسپ" اطلاع دی گئی ہے۔]

"آسٹریلیا دُنیا کا واحد ملک ہے جس کی آبادی کا بڑا حصہ خدا پر کفریہ کلمات کہتا اور بدترین توہین و تضحیک کرتا ہے۔ یہ لوگ اسکالر، دانش ور، بڑے بڑے سرکاری افسران و تاجر، اعلیٰ یعنی اونچی سوسائٹی کے روحِ رواں ہوتے ہیں، فری میسن تنظیم یا نیو ایج موومنٹ کے سرگرم لیکن خفیہ رکن ہوتے ہیں۔ ان کا خدا شیطان اور روح القدس سانپ، شیطان کی پرستش کے لیے عبادت گاہیں لاج کہلاتی ہیں جہاں عبادات سے پہلے انسانی کھوپڑی میں شراب پی جاتی ہے۔ اور شیطان کی حمد کے گیت گائے جاتے ہیں۔ اچھے اور سچے مسیحیوں کی بھی کمی نہیں لیکن سنگین المیہ یہ ہے کہ سب کے ایک جیسے نام یعنی ولایتی نام ہوتے ہیں اور مخالفوں کو ان کی کرتوتوں کو مسیحیوں پر تھوپنے --- [سے] عجیب قسم کا ذہنی سکون حاصل ہو جاتا ہے۔ (شمارہ دسمبر ۱۹۹۳ء، ص ۷)"